

خصوصی شمارہ . تحسین و تنقید

قارئین بنام مدیر

- * جناب علامہ طالب ہاشمی صاحب * جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب
- * جناب میر افضل خان صاحب * جناب محمد یونس میو صاحب
- * جناب ابوسلمان شاہجہان پوری صاحب * جناب مولانا مفتی محمد ولی صاحب
- * جناب قاری محمد عبداللہ صاحب *

افکار

و تاثرات

بلسلسلہ خصوصی

شمارہ (اگست)

عزیز القدر حافظ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، "الحق" کے خصوصی شمارہ (اگست ۱۹۹۷ء) کی اشاعت پر ہدیہ تحسین پیش کرتا ہوں۔ اسے آپ نے بڑے سلیقے سے مرحب کیا ہے۔ نقش آغاز پڑھ کر عمق قلب سے آپ کے لیے دعائیں نکلیں۔ ہم لوگ تو اب چراغ تحری ہیں۔ معاشرے کی اصلاح اور ملک کی تعمیر اب آپ جیسے جوانان صلح کے کندھوں پر ہے۔ زیر نظر شمارے میں ایک مقالے کے سوا باقی تمام مضامین نہایت بلند پایہ، چشم کشا اور ایمان افروز ہیں۔ مذکورہ مقالے کا عنوان ہے

"نظریہ پاکستان اور بانی پاکستان"۔ میری دیاستدارانہ رائے ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر "الحق" جیسے صحیح الفکر پرچے میں ایسے مقالوں کی اشاعت مناسب نہیں۔ اس مقالے میں فکری توازن کا فقدان ہے۔ "تحقیقی" کے بجائے یہ مقالہ بڑی حد تک "ذاتی نوعیت" اختیار کر گیا ہے۔

"بانی پاکستان" کے افکار اور نیت کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ تصویر کا صرف ایک ہی (منفی) رخ ہے۔ مقالہ نگار نے تصویر کا دوسرا (مثبت) رخ بالکل نظر انداز کر دیا ہے یہ مقالہ ملت پاکستان کے مختلف طبقوں میں افتراق اور ذہنی انتشار کا باعث تو ہو سکتا ہے، کسی تعمیری مقصد کے حصول میں مدد ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس کا سب سے بڑا منفی پہلو یہ ہے کہ یہ اسلام دشمن مغرب زدہ طبقوں کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے۔ بے دین اور اباحت پسند منافقین اور غیر مسلموں کے ہاتھ میں یہ کینے کے لیے ہتھیار فراہم کرتا ہے کہ بانی پاکستان تو ایک لادین ریاست قائم کرنا چاہتے تھے اسے ایک اسلامی ملک بنانے کا کیا جواز ہے؟ صرف یہی نہیں بلکہ اس مقالہ کے مندرجات ان علماء ربانی کی تحقیر و توہین کے مترادف ہیں، جنہوں نے تحریک پاکستان کی زبردست حمایت کی، بانی پاکستان کا دل و جان سے ساتھ دیا اور عامۃ الناس (یعنی عامہ المسلمین) کو پاکستان کی ضرورت اور افادیت کا اس

طرح قائل کیا کہ یہ ایک جذبہ بن گیا جو ہر دل میں موجزن تھا، ایک پکار تھی جو ہر زبان پر جاری تھی۔ ایک دھڑکن تھی جو ہر سینے سے سنائی دیتی تھی۔ پاکستان کی تخلیق کے پیچھے صرف یہ نظریہ کار فرما تھا کہ انگریز اور ہندو کی اقتصادی، ذہنی اور سیاسی غلامی سے آزادی حاصل کی جائے اور ایک ایسا خطہ زمین حاصل کیا جائے جس میں ہم اسلامی اقدار و افکار کے مطابق زندگی بسر کر سکیں، ہماری ثقافت خالص اسلامی ثقافت ہو، ہمارے معاشرے کا ہر فرد اسلام کا انسان مطلوب ہو، ہمارا ملک اسلام کا قلعہ اور ہماری حکومت خلافت راشدہ کی طرز پر ایک مثالی حکومت ہو جس کا شعار دین حق کی سربلندی، اخلاق حسنہ کی ترویج، احترام انسانیت اور عدل و مساوات ہو۔ اور یوں ارض پاک پر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو اور یہ سرزمین اللہ کے نور سے جگمگا اٹھے۔ اگر کوئی شخص پاکستان کے قیام کا مقصد کچھ اور بیان کرتا ہے تو وہ شرمناک کذب بیانی کا ارتکاب کرتا ہے۔ تحریک پاکستان کے حامیوں میں ہر مسلک کے جید علماء کرام شامل تھے مثلاً علامہ شہیر احمد عثمانی، مولانا خضر احمد عثمانی، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا اقدس شام الحق تھانوی، مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولانا داود غزنوی، مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا ابوالحسنات قادری، مولانا اطہر علی، مولانا محمد رسول عثمانی (مشرقی پاکستان) وغیرہم ان کے علاوہ بے شمار مشائخ اور صوفیہ کرام نے بھی تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ یہ نظریہ پاکستان ہی تھا جو مسلمانوں کے عمومی نعرہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" کا محرک تھا۔ یہ کہنا کہ "بانی پاکستان راجح العقیدہ شیعہ تھے۔ اگر وہ اسلامی حکومت کے خواہاں ہوتے تو ایک شیعہ اسٹیٹ قائم کرتے۔ محض غلط سمجھ اور بہتان طرازی ہے۔ بانی پاکستان نے نہ کبھی اپنے آپ کو شیعہ کہا اور نہ سنی وہ اپنے آپکو ہمیشہ مسلمان کہتے تھے۔ قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے وہ لاہور آئے اور ایک دن شاہی مسجد لاہور میں نماز ظہر ادا کی۔ امام صاحب سنی حنفی تھے، بانی پاکستان نے ہاتھ باندھ کر نماز ادا کی۔ اس بات کا راقم الحروف یقینی شاہد ہے۔ میں ان سے پچھلی صف میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ پاکستان کا قیام کسی فرد واحد کی مساعی کامرہون منت نہیں بلکہ اس میں سینکڑوں علماء ربانی اور اہل اللہ کی مساعی کا بھی دخل ہے کوئی مائی کالال اسے شیعہ اسٹیٹ نہیں بنا سکتا تھا۔ بانی پاکستان نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی سے استغاضہ کیا تھا وہ ان کے بے حد مداح اور عقیدت مند تھے (ملاحظہ ہو "قائد اعظم کا مذہب اور عقیدہ" از فشی عبدالرحمن خان، ملتان مصنف سیرت اشرف تھانوی، تعمیر پاکستان و علماء ربانی وغیرہ)۔ بانی پاکستان نے اپنی کئی تقریروں میں احکام قرآن ہی کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا۔ یہ تقریریں مرجب ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ معلوم نہیں مقالہ نگار نے ان تقریروں کو کیوں نظر انداز کر دیا اور بانی پاکستان